ظہورِ نورِ مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء

تالیف وترتیب

صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علی رسول الکریم

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد (ﷺ) رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا، وجود لوح وقلم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی، جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اُٹھتا، نہ ظلمتوں کا حجاب اُٹھتا
فروغ بخش نگاہِ عرفاں، اگر چراغ حرم نہ ہوتا

(اقبال احمد خاں سہیل)

ربیع الاول کا مبارک ومسعود مہینہ اہل اسلام کی مسرتوں کا مہینہ ہے، اہل محبت کی عید کا مہینہ ہے..... جوں ہی ہلالِ عید ربیع الاول طلوع ہوتا ہے، روحانی دنیا میں بہار آجاتی ہے..... ہر طرف جشن کا ایک سماں ہوتا ہے اور میلاد کی محفلیں سجائی جاتی ہیں..... کیوں نہ ہو کہ اس ماہ میں وہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے، جو وجہ تخلیق آدم وبنی آدم ہیں..... وہ محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ اگر ان کا نور نہ ہوتا تو کائنات کی کوئی چیز معرض وجود میں نہ آتی..... جیسا کہ جلیل القدر محدث، امام عبدالرزاق نے سند صحیح کے ساتھ مشہور صحابی رسول حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث پاک نقل کی ہے:

حدیث نور

عبدالرزاق عن معمر عن ابن المنکدر عن جابر قال: سالت

رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اول شی ؟ خلقه الله تعالیٰ؟ فقال: هو نور نبيك يا جابر خلقه الله، ثم خلق فيه كل خير، وخلق بعده كل شيء، وحين خلقه، اقامه قدامه من مقام القرب اثنى عشر الف سنة، ثم جعله اربعة اقسام فخلق العرش والكرسى من قسم، وحملة العرش وخزنة الكرسى من قسم، واقام القسم الرابع فى مقام الحب اثنى عشر الف، ثم جعله اربعة اقسام فخلق القلم من قسم، واللوح من قسم، والجنة من قسم، ثم اقام القسم، الرابع فى مقام الخوف اثنى عشر الف سنة جعله اربعة اجزاء فخلق الملئكة من جزء، والشمس من جزء، والقمر والكواكب من جزء، واقام الجزء، والشمس من جزء، والقمر والكواكب من جزء، واقام الجزء، الرابع فى مقام الرجاء اثنى عشر الف سنة، ثم جعله اربعة اجزاء فخلق العقل من جزء والعلم والحكمة (من جزء) والعصمة والتوفيق من جزء واقام الجزء الرابع فى مقام الحياء اثنى عشر الف سنة ثم نظر الله ع زوجل اليه فترشح النور عرقا فقطر منه مائة الف واربعة (و عشرون الف واربعة الآف) قطرة من نور، فخلق الله من كل قطرة روح نبى، او روح رسول ثم تنفست ارواح الانبياء فخلق الله من انفاسهم الاولياء والشهداء والسعداء والمطيعين الى يوم القيامة، فالعرش والكرسى من نوري والكروبيون من نورى والروحانيون والملائكة من نورى والجنة وما فيها من النعيم من نورى، وملائكة السموات السبع من نورى، والشمس

والقمر والكواكب من نوری، والعقل والتوفيق من نوری، وارواح الرسل والانبياء من نوری، والشهداء والسعداء، والصالحون من نتاج نوری، ثم خلق الله اثنی عشر الف حجاب فاقام الله نوری وهو الجزء، الرابع، فی كل حجاب الف سنة، وهی مقامات العبودية والسكينة والصبر والصدق واليقين، فغمس الله ذلك النور فی كل حجاب الف سنة فلما اخرج الله النور من الحجب ركبه الله فی الارض فكان يضیء منها ما بين المشرق والمغرب كالسراج فی الليل المظلم، ثم خلق الله آدم من الارض فركب فيه النور فی حبينه، ثم انتقل منه الی شيث، وكان ينتقل من طاهر الی طيب، ومن طيب الی طاهر، الی ان اوصله الله صلب عبدالله بن عبدالمطلب، ومنه الی رحم امی آمنة بنت وهب، ثم اخرجنی الی الدنيا فجعلنی سيّد المرسلين وخاتم النبيين ورحمة للعالمين وقائد الغر المحجلين وهكذا كان بدء خلق نبيك يا جابر..... (۱)

''امام عبدالرزاق، معمر سے وہ ابن منکدر سے، وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کون سی شے پیدا کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرما کر اس میں ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی، جب اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے بارہ ہزار سال تک مقام قرب پہ اپنے سامنے فائز رکھا، پھر اس کے

چار حصص کئے، ایک حصہ سے عرش و کرسی، دوسرے حصہ سے حاملین عرش اور خازنین کرسی پیدا کئے، پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت پر بارہ ہزار سال رکھا، پھر اسے چار میں تقسیم کیا، ایک سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے جنت بنائی، پھر چوتھے کو مقام خوف پر بارہ ہزار سال رکھا، پھر اس کے چار اجزاء کئے، ایک جز سے ملائکہ، دوسرے سے شمس، تیسرے سے قمر اور ستارے بنائے، پھر چوتھے جز کو مقام رجا پر بارہ ہزار سال تک رکھا، پھر اس کے چار اجزاء بنائے، ایک سے عقل، دوسرے سے علم و حکمت، تیسرے سے عصمت و توفیق بنائی، پھر چوتھے کو مقام حیا پر بارہ ہزار سال تک رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر کرم فرمائی تو اس نور کو پسینہ آیا، جس سے ایک لاکھ چار یا چوبیس ہزار نور کے قطرے جھڑے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے کسی نبی کی روح یا رسول کی روح کو پیدا کیا، پھر ارواح انبیاء نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان انفاس سے تا قیامت آنے والے اولیاء، شہداء، سعداء اور فرماں برداروں کو پیدا فرمایا، تو عرش و کرسی میرے نور سے، کروبیون میرے نور سے، روحانیوں میرے نور سے، ملائکہ میرے نور سے، جنت اور اس کی تمام نعمتیں میرے نور سے، ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے، شمس و قمر اور ستارے میرے نور سے، عقل و توفیق میرے نور سے، ارواحِ رسل و انبیاء میرے نور سے، شہداء، سعداء اور صالحین میرے نور کے فیض سے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے نور کے جز رابع کو ہر پردہ میں ہزار سال رکھا اور یہ مقامات عبودیت، سکینہ، صبر اور صدق و یقین تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہزار سال تک ہر پردہ میں غوطہ زن رکھا، جب اسے ان پردوں سے نکالا اور اسے زمین پر متمکن کیا تو اس سے مشرق و مغرب یوں روشن ہوئے جیسے تاریک

رات میں چراغ، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین سے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نور رکھا، پھر اسے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل کیا، پھر وہ طاہر سے طیب اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا عبداللہ بن عبدالمطلب کی پشت میں اور آمنہ بنت وہب (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے شکم میں آیا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رسل کا سردار، آخری نبی، رحمتہ للعالمین اور روشن اعضاء والوں کا قائد بنایا۔ تو اے جابر! یوں تیرے نبی کی تخلیق کی ابتدا ہوئی"۔۔۔۔۔

رازدان حقیقت، سراج اُمت سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت کو اس شعر میں کس جامعیت سے بیان کیا ہے:

انت الذی لولاك ما خلق امرء

کلا ولا خلق الوریٰ لولاك

"یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز نہ کوئی آدمی پیدا ہوتا اور نہ ہی کوئی مخلوق پیدا کی جاتی"۔۔۔۔۔(۲)

علامہ اقبال نے اس مفہوم کو یوں ادا کیا:

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے(۳)

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے نور محمدی کو ہزارہا سال تک اپنی جلوہ گاہ خاص میں رکھا، پھر سلسلہ تخلیق کائنات کا آغاز فرمایا تو نورِ محمدی کو سیّدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا۔۔۔۔۔

پھر اس نور کو پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتا رہا (۴) یہاں تک کہ یہ نور پاک سیّدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس قرار پذیر ہو گیا.....

جانِ بہار

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک جب آپ کی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں قرار پذیر ہوا، اس رات:

سارا عالم بقعہ نور بن گیا..... زمین سرسبز و شاداب ہو گئی..... خشک درخت ہریالے اور بار آور ہو گئے..... قحط سالی دور ہوئی..... رزق میں اتنی فراخی اور وسعت ہوئی کہ ولادت مصطفیٰ کے سال کو سنة الفتح والابتهاج (یعنی مسرت و شادمانی کا سال) کا نام دیا گیا..... خشکی اور تری کے تمام جانور، چوپائے، درندے اور پرندے ایک دوسرے کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوہ گر ہونے کی بشارت دینے لگے اور قریش کے تمام جانور یوں گویا ہوئے:

حمل برسول الله صلى الله عليه وسلم ورب الكعبة وهو امام الدنيا وسراج اهلها ..... (۵)

"رب کعبہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تشریف لے آئے، آپ دنیا بھر کے امام اور سورج ہیں".....

اس جانِ بہار کی آمد پر اللہ تعالیٰ نے اس سال تمام روئے زمین کی حاملہ عورتوں کے ہاں لڑکے عطا فرمائے.....(۶)

ولادت سے تبرک حاصل کرو

سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم ابھی شکم مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت سیّدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا..... ملائکہ بارگاہ الٰہیہ میں عرض گزار ہوئے:

''بار الٰہا! تیرے نبی کے سر سے پدر بزرگوار کا سایہ اٹھ گیا اور وہ یتیم ہو گئے''.....

ارشاد خداوندی ہوا:

انا ولیہ وحافظہ وحامیہ وربہ وعونہ ورازقہ وکافیہ فضلوا علیہ وتبرکوا باسمہ .....(۷)

''میں خود اس کا حافظ وناصر، ولی ومددگار، مربی ورازق، حامی ونگہبان اور کفایت کرنے والا ہوں، سوتم ان پر درود بھیجو اور ان کے اسم گرامی سے برکات حاصل کرو''.....

وتبرکوا بمولدہ فمولدہ میمون مبارک.....(۸)

''اے فرشتو! تم ان کی ولادت سے تبرک حاصل کرو، کیوں کہ آپ کی ولادت باعث خیر وبرکت ہے''.....

اس ارشاد گرامی سے گویا یہ بتانا مقصود تھا کہ تم خیال کرتے ہو یتیم بے کس ہوتا ہے، مگر یہ حبیب بے کس نہیں، بلکہ یتیم ہو کر بھی بے کسوں کا کس اور بے بسوں کا فریادرس ہے.....عالم کی حاجت روائی کا سہرا اسی کے فرق ناز پر سجتا ہے.....

سنہری تعویذ

سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

''مجھے حاملہ ہونے کا پتہ ہی نہ چلا.....نہ مجھے دوسری عورتوں کی طرح کوئی بوجھ محسوس ہوا.....**واتانی آت وانا بین النائم والیقظان فقال ھل شعرت انک حملت فکانی اقول ما ادری فقال انک قد حملت بسید ھذہ الامۃ ونبیھا .....(۹)**

''ایک روز میں نیند اور بیداری کے عالم میں تھی کہ کوئی آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے پوچھا، آمنہ! تجھے علم ہے کہ تو حاملہ ہے؟ میں نے لاعلمی

کا اظہار کیا تو اس نے بتایا کہ تمہارے بطن میں اس اُمت کے سردار اور نبی تشریف فرما ہیں"۔۔۔۔۔

ولادت کا زمانہ قریب آیا تو حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے:

انك حملت بخير البرية وسيّد العالمين فاذا ولدتيه فسميه احمد ومحمدا وعلقي عليه هذه فانتهت وعند راسها صحيفة من ذهب مكتوب عليها:

اعيذ بالواحد من شر كل حاسد .....(۱۰)

"اے آمنہ! تم تمام مخلوقات سے بہتر اور تمام جہانوں کے سردار کی والدہ بننے والی ہو، جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام احمد اور محمد رکھنا اور یہ تعویذ ان کے گلے میں لٹکا دینا..... جب میں بیدار ہوئی تو میرے پاس سونے کا ایک صحیفہ پڑا ہوا تھا، جس پر یہ الفاظ تحریر تھے:

اعيذ بالواحد من شر كل حاسد.....

"میں اللہ واحد سے اس (نومولود) کے لئے ہر حاسد کے شر سے پناہ مانگتی ہوں"۔۔۔۔۔

بزم کون ومکاں کو سجایا گیا

باعث تخلیق کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کی تشریف آوری کی شب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آسمانوں اور بہشتوں کے دروازے کھول دو اور فرشتوں کو حاضری کا حکم دیا، چناں چہ فرشتے ایک دوسرے کو محبوب پاک کی آمد کی بشارتیں دیتے ہوئے زمین پر اترے فلم يبق ملك الا حضر.....

"اور ایسا کوئی فرشتہ باقی نہ رہا جس نے بوقت ولادت حاضری نہ دی ہو"۔۔۔۔۔

پہاڑ بلند ہو کر اظہارِ مسرت کر رہے ہیں..... خوشی و مسرت سے سمندر کی لہریں اوپر اٹھ رہی تھیں اور نہر کوثر کے گرد اگرد ستر ہزار کستوری کے درخت اُگائے گئے..... (۱۱)

جنت میں میلاد کا صلہ

عرب میں رواج ہے کہ وہ اپنی محافل میں اگر، عود وغیرہ کا بخور جلاتے ہیں، جس سے محفل معطر و معنبر ہو جاتی ہے..... مسجد نبوی شریف بالخصوص ریاض الجنۃ میں روزانہ مغرب کے بعد اور تہجد کے وقت اعلیٰ اور عمدہ بخور جلایا جاتا ہے.....

اہل جنت کے لئے بھی بخور کا اہتمام کیا جائے گا، ظاہر ہے کہ یہ اعلیٰ ترین بخور ہوگا ..... چنانچہ اس کے لئے شب ولادت لگائے جانے والے کستوری کے ستر ہزار درختوں کے پھل سے بخور کا کام لیا جائے گا..... (۱۲)

اس میں غالباً حکمت یہ ہے کہ اہل جنت عظمت میلاد مصطفیٰ کا مشاہدہ کر لیں اور جان لیں کہ جنت کی زینت اور خوش بو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے میلاد کے صدقے ہے اس میں یہ اشارہ بھی مضمر ہے کہ جنت میں داخل ہونے اور جنتی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے والے وہی ہوں گے جو ادب و احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر خوشی مناتے تھے.....

چراغاں

ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے روشنی اور چراغاں کا اہتمام فرمایا..... ہر آسمان پر روشنی کے دو دو ستون نصب کئے گئے، ایک زبرجد کا اور دوسرا یاقوت کا..... گویا یہ سرخ و سبز رنگ کی ٹیوبیں تھیں، جن سے آسمان بقعہ نور بن گیا اور ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں نصب کی گئی ان ٹیوبوں کو باقی رکھا گیا.....

چنانچہ جب شب اسریٰ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان سے گزر ہوا تو آپ کو بتایا گیا

هذا ضرب استبشارا بولادتك ..... (۱۳)

''انہیں آپ کی ولادت کی خوشی میں نصب کیا گیا تھا''.....

سراپا نور، نور علیٰ نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے لمحات نور فزا کا یہ عالم تھا کہ دنیا بقعہ نور بن گئی..... امتلات الدنیا کلھا نور (۱۴) ستارے پھلجھڑیوں کی صورت زمین پر جھکے چلے آتے تھے جیسا کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ سے مروی ہے (۱۵) ایک روایت میں ہے:

البست الشمس یومئذ نورا عظیما ..... (۱۶)

''اس دن سورج کو عظیم نور کا لباس پہنایا گیا (یعنی سورج کا نور بڑھا دیا گیا)''.....

پرچم لہرائے گئے

جشن ولادت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں پرچم لہرائے گئے، سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب ولادت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھ سے تمام حجابات دور کر دیئے:

رأیت مشارق الارض ومغاربھا ورایت ثلاثۃ اعلام مضروبات علما فی المشرق وعلما فی المغرب وعلما علی ظھر الکعبۃ ..... (۱۷)

''زمین کے مشارق ومغارب میرے سامنے تھے، میں نے تین جھنڈے نصب شدہ دیکھے:

ایک جھنڈا مشرق میں، ایک جھنڈا مغرب میں اور ایک جھنڈا کعبۃ اللہ کی چھت پر لگایا گیا''.....

ان تین پرچموں کے علاوہ ایک پرچم زمین وآسمان کے درمیان لہرایا گیا، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رأیت علما من سندس علی قضیب من یاقوت قد ضرب بین السمآء والارض ..... (۱۸)

''میں نے یاقوت کی چھڑی سے پیوستہ ریشمی جھنڈا دیکھا جو زمین وآسمان کے درمیان لہرایا گیا''.....

فرحت بخش شربت

شب ولادت حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حرم کعبہ میں تھے اور آپ کی بہو سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر میں اکیلی تھیں، آپ فرماتی ہیں:

''مجھے قدرے خوف محسوس ہوا، اچانک میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندہ ظاہر ہوا، اس نے اپنے پر میرے سینے کے ساتھ ملے، جس سے خوف وہراس زائل ہوگیا (۱۹) اس پرندے نے مجھے شربت پیش کیا، جو دودھ سے سفید، شہد سے شیریں اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا (۲۰) جس کے پینے سے مجھے نورانیت محسوس ہوئی..... پھر میں نے بہت سی دراز قامت حسین وجمیل عورتیں دیکھیں، میں نے کہا، تم کون ہو؟..... کہنے لگیں، آسیہ (فرعون کی بیوی)، مریم بنت عمران (والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور یہ ہمارے ساتھ جنتی حوریں ہیں (۲۱) حوریں عرض کرنے لگیں:

ارسلنا اللہ الیک لنتبرک بھذا المولود الذی تلدینہ فی ھذہ اللیلۃ .....(۲۲)

''اے آمنہ! ہمیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ آج رات آپ کے ہاں پیدا ہونے والے مبارک فرزند سے ہم برکت حاصل کریں''.....

آ گیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

اسی اثناء میں ایک سفید ریشمی چادر زمین وآسمان کے درمیان آویزاں کر دی گئی ..... کسی کہنے والے نے کہا، لوگوں کی نگاہ آپ پر نہ پڑنے پائے..... پھر میں نے کچھ

لوگوں کو فضا میں معلق دیکھا، جن کے ہاتھوں میں چاندی کے آفتابے تھے..... پرندوں کے ایک غول نے میرے حجرے کو گھیر لیا، ان کی چونچیں زمرد کی اور بازو یاقوت کے تھے .....اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا، میں نے مشرق و مغرب کا مشاہدہ کیا اور تین جھنڈے دیکھے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک بیت اللہ کی چھت پر نصب تھا (۲۳) پھر ایک سفید پرندہ اپنے پروں کو میرے پیٹ سے مس کرتے ہوئے گویا ہوا:

اظهر يا سيّد المرسلين ..... اظهر يا خاتم النبيين ..... اظهر يا رحمة للعالمين ..... اظهر يا نبى الله..... اظهر يا خير خلق الله ..... اظهر يا نور من نور الله ..... بسم الله ..... اظهر يا محمد بن عبدالله فظهر صلى الله عليه وسلم كالبدر المنير ..... الصلوٰة و السلام عليك يا رسول الله .....(۲۴)

''اے سیّد المرسلین! ظہور فرمایئے .....اے خاتم النبیین! جلوہ افروز ہو جایئے.....اے رحمتہ للعالمین! قدم رنجہ فرمایئے.....اے نبی اللہ! صحن عالم کو رونق بخشئے .....اے نور من نور اللہ! جلوہ افروز ہو جایئے.....بسم اللہ، اے محمد بن عبداللہ! تشریف لایئے ..... پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے رونق افروز ہوئے ..... الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله''.....

کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

خرج معه نور اضاء له ما بين المشرق والمغرب ..... (۲۵)

''جب آپ پیدا ہوئے تو ایسا نور ظاہر ہوا جس سے شرق تا غرب ہر چیز روشن ہوگئی''.....

دوسری روایت میں ہے:

خرج منی نور اضاء له قصور الشام ..... (۲۶)

''مجھ سے ایسا نور ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے''.....

اس حقیقت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی بیان فرمایا:

رات امی انه خرج منها نور اضاء ت به قصور الشام ..... (۲۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ''شفا'' جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ بننے کا شرف حاصل ہوا، فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی، میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں میں لیا تو ایک آواز آئی:

رحمك ربك .....

''تیرا رب تجھ پر رحم فرمائے''.....

فاضاء لی ما بین المشرق والمغرب حتی نظرت الی بعض قصور الشام ..... (۲۸)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے میرے سامنے مشرق و مغرب میں روشنی ہو گئی، یہاں تک کہ مجھے ملک شام کے محلات نظر آنے لگے''.....

مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ نے کیا خوب فرمایا:

مکہ میں شام کے گھر روشن ہیں ہر نگہ پر
چمکا ہے وہ اجالا صبح شب ولادت (۲۹)

سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی اجازت سے جو نعتیہ اشعار پڑھے، ان میں بھی ولادت کے موقع پر ظاہر ہونے والی نورانیت اور اُجالے کی منظر کشی کی گئی ہے:

وانت لما ولدت اشرقت الارض
وضاءت بنورك الافق (۳۰)

''اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہوگئے.....(۳۱)

نور من نور اللہ

ہر چند کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشری لباس میں جلوہ گر ہوئے، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراپا نور بنا کر بھیجا، جیسا کہ قرآن کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بارے میں مژدۂ جاں فزا یوں سنایا گیا:

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ .....(۳۲)

''بے شک جلوہ گر ہوا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب''.....

حضرت ابوامیہ تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعینی ھاتین و کان نورا کلہ بل نورا من نور اللہ ..... (۳۳)

''میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، آپ سراسر نور بلکہ (نور من نور اللہ) اللہ کے نور میں سے نور تھے''.....

آپ کا سایہ نہ تھا

امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں:

عن ابن جریج قال اخبرنی نافع ان ابن عباس قال: لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل ولم یقم مع شمس قط الا غلب ضوء، ہ ضوء، الشمس، ولم یقم مع سراج قط الا غلب ضوء ہ ضوء السراج ..... (۳۴)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کا سایہ نہ تھا، جب آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کے نور کی روشنی، سورج پر غالب آجاتی، اسی طرح کسی چراغ کے سامنے قیام ہوتا تو آپ کے نور کی روشنی چراغ پر غالب رہتی"۔۔۔۔۔

پہلا کام، پہلا کلام

جب سیّد عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا۔۔۔۔۔ حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

فوضعت محمدا ونظرت الیہ فاذا ھو ساجد قد رفع اصبعیہ الی السماء کالمتضرع المبتھل ۔۔۔۔۔(۳۵)

"جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، میں نے دیکھا کہ آپ سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف یوں اٹھائی ہوئی ہیں جیسے کوئی عجز و نیاز اور زاری سے دعا کر رہا ہو"۔۔۔۔۔

سجدے سے سر انور اٹھایا تو فصیح و بلیغ زبان میں فرمایا:

لآ الٰہَ اِلَّا اللہُ انی رسول اللہ ۔۔۔۔۔ (۳۶)

سہیلی روایت کرتے ہیں کہ ولادت کے وقت سب سے پہلا کلام آپ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے نکالا وہ:

"جلال ربی الرفیع" تھا ۔۔۔۔۔ (۳۷)

"اور یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ۔۔۔۔۔(۳۸)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد خان فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کے والد ماجد حضرت علامہ شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں کہ بعض

روایات میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب الٰہی میں عرض کیا:

یا رب ھب لی امتی .....

''خدایا میری اُمت مجھے بخش دے''.....

خطاب ہوا:

و ھتك اُمتك با علی ھمتك.....

''میں نے تیری اُمت تیری بلند ہمت کے سبب تجھے بخشی''.....

پھر فرشتوں سے ارشاد ہوا:

اشھد وا یا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امته عند الولادة فکیف ینساھا یوم القیامة.....

''اے فرشتو! گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو ولادت کے وقت نہیں بھولا تو قیامت کے دن کب بھولے گا''.....(۳۹)

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت باسعادت سے کچھ دیر بعد ایک سفید بادل رونما ہوا، جس کے باعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے..... میں سن رہی تھی کہ منادی کہہ رہا ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام روئے زمین اور تمام سمندروں کی سیر کراؤ اور جملہ ذی روح جن، انسان، وحشی، پرندے اور ملائکہ آپ کے سامنے پیش کرو تا کہ تمام مخلوق آپ کی صفات، صورت اور اسم گرامی سے آشنا ہو جائے..... پھر آپ کو آدم علیہ السلام کی صورت، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کی شجاعت، ابراہیم علیہ السلام کی خلت، اسماعیل علیہ السلام کی زبان، اسحاق علیہ السلام کی رضا، صالح علیہ السلام کی فصاحت، لوط علیہ السلام کی حکمت، یعقوب علیہ السلام کی بشارت، موسیٰ علیہ السلام کی شدت وقوت، ایوب علیہ السلام کا صبر، یونس علیہ السلام کی طاعت، یوشع علیہ السلام کا

جہاد، داؤد علیہ السلام کی آواز، دانیال علیہ السلام کی حب، الیاس علیہ السلام کا وقار، یحییٰ علیہ السلام کی عصمت اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد عطا کر کے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے دریائے اخلاق میں غوطہ دو تا کہ آپ تمام انبیاء کے کمالات وصفات کے جامع ہو جائیں.....

پھر وہ بادل ہٹ گیا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ سبز ریشم کو پکڑے ہوئے ہیں اور اس سے پانی ٹپک رہا ہے..... یکا یک آواز آئی:

بخ بخ قبض محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الدنیا کلها لم یبق خلق من اهلها الا دخل فی قبضته .....

''واہ واہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا پر قبضہ کر لیا ہے اور کوئی مخلوق ایسی نہیں جو آپ کے قبضہ میں نہ ہو''.....(۴۰)

ملک ازل کا سرور سب سروروں کا افسر
تخت ابد پہ بیٹھا صبح شب ولادت

(۴۱)

مہر نبوت

پھر میں نے آپ کی طرف نگاہ کی، دیکھا کہ آپ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہیں اور آپ سے خالص کستوری کی خوش بو آ رہی ہے..... اتنے میں میں نے تین آدمی دیکھے، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ، دوسرے کے ہاتھ میں زمرد کا تھال اور تیسرے کے پاس سفید ریشمی کپڑا تھا..... کپڑے کو کھولا تو اس میں سے ایک ایسی مہر نکلی جسے مہر نکلی جسے دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتیں..... اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتابے سے سات مرتبہ نہلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان مہر لگائی، آپ کو ریشمی کپڑے میں لپیٹا، تھوڑی دیر کے لئے اپنے پروں کے نیچے رکھا اور پھر مجھے واپس کر دیا''.....(۴۲)

علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو جنت کے خازن، رضوان نے آپ کے کان میں کہا:

ابشر یا محمد فما بقی لنبی علم الا وقد اعطیته فانت اکثرهم علما واشجعهم قلبا .....(۴۳)

''یا محمد (اے بہت زیادہ تعریف کئے گئے!) آپ کو بشارت ہو کہ آپ کو تمام انبیاء کے تمام علوم عطا کر دیئے گئے ہیں آپ علم میں کل انبیاء سے فائق اور قوت و بہادری میں سب سے ممتاز ہیں''.....

نکتہ

اہل عرب کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ حرف نفی کے بعد نکرہ استغراق وعموم کا فائدہ دیتا ہے، یہاں نبی اور علم دونوں نکرہ ہیں جو ''ما'' نافیہ کے بعد آرہے ہیں، اس استغراق وعموم سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بوقت ولادت جملہ انبیائے کرام علیہم السلام کے جملہ علوم حاصل تھے..... جب ولادت باسعادت کے وقت آپ کے علوم کا یہ حال تھا تو ظاہری حیات مبارکہ کے آخری ایام تک علوم ومعارف کی کثرت کا کیا عالم ہوگا، جب کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى .....(۴۴)

''اور یقیناً ہر آنے والی ساعت آپ کے لئے پہلی سے (بدرجہا) بہتر ہے''.....

چھ علامات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے بعد میں نے چھ چیزوں کا مشاہدہ کیا:

۱- آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا.....

۲- سجدہ سے سر اٹھا کر بزبان فصیح فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ انی رسول اللہ .....

۳- سارا گھر آپ کے نور سے روشن ہو گیا.....

۴- میں نے آپ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو غیب سے آواز آئی:

''اے صفیہ! انہیں غسل دینے کا تکلف نہ کرو، ہم نے ان کو پاک صاف پیدا کیا ہے''.....

۵- آپ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے.....

۶- کرتا پہناتے ہوئے میری نظر آپ کے دو شانوں کے درمیان مہر نبوت پر پڑی، جس پر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' تحریر تھا.....(۴۵)

کعبہ جھوم اُٹھا

حضرت سیّدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شب ولادت حرم کعبہ میں تھے..... آدھی رات کے بعد آپ نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف سجدہ میں جھک کر تکبیر کی آوازیں بلند کر رہا ہے.....

اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفی الان قد طھرنی ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین.....(۴۶)

''اللہ اکبر! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے مجھے بتوں اور مشرکین کی نجاستوں سے پاک وصاف کر دیا ہے''.....

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

(۴۷)

کعبہ تین دن تک اسی طرح جھومتا رہا اور اس سے یہ آواز آتی رہی، میرا نور مجھے واپس لوٹا دیا گیا، اب ہر طرف سے میری زیارت کرنے والے آیا کریں گے اور مجھے جہالت وگمراہی سے پاک کر دیا جائے گا..... اے عزیٰ (بت کا نام)! تجھے ہلاکت

ہو.....(۴۸)

عرش عظیم جھومے کعبہ زمین چومے
آتا ہے عرش والا صبح شب ولادت

(۴۹)

اعلانِ عید

شب میلاد کعبے میں نصب بت اوندھے گر گئے ..... جب سب سے بڑا بت ''ہبل'' منہ کے بل گرا تو آواز آئی:

آگاہ ہو جاؤ کہ حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے، جو مخلوقات کو گمراہی کی ظلمت سے نکال کر ہدایت کی روشنی عطا کرے گا..... جو سب کا رسول اور سراج منیر ہے:

اے فرشتگان! گواہ باشد مفاتیح خزائن بہ او ارزانی داشتند پس روزِ ولادت او را عید خود سازید وہر سال تا قیامت بہ آں روز تبرک جوئید .....(۵۰)

''اے فرشتو! گواہ رہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئیں..... سو آپ کے یوم ولادت کو اپنی عید بنا لو اور تا قیامت ہر سال یوم میلاد سے تبرک حاصل کرتے رہنا''.....

عجائبات

اس رات اور بھی بہت سے عجائبات کا ظہور ہوا، فارس کا آتش کدہ (جس میں ایک ہزار سال سے متواتر آگ جل رہی تھی اور اس کی پوجا ہو رہی تھی) ایسا سرد پڑا کہ کوشش بسیار کے باوجود دوبارہ روشن نہ ہو سکا..... بحیرہ ساوہ جو کئی میلوں پر پھیلا ہوا تھا اور جس کے کنارے شرک و بت پرستی ہوا کرتی تھی، اچانک خشک ہو گیا اور شیاطین کا آسمانوں پر

داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا..... کسریٰ کے عظیم الشان محل میں زلزلہ برپا ہو گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے.....(۵۱)

شوکت کا دبدبہ ہے ہیبت کا زلزلہ ہے
شق ہے مکان کسریٰ صبح شب ولادت(۵۲)

امام بوصیری رحمتہ اللہ تعالیٰ عجائبات شب میلاد کا منظر یوں بیان کرتے ہیں(۵۳)

وبات ایوان کسری وھو منصدع
کشمل اصحاب کسری غیر ملتئم

''آپ کی ولادت باسعادت کے وقت کسریٰ کا محل یوں پھٹ گیا (اور قابل مرمت نہ رہا) جیسے لشکر کسریٰ منتشر ہونے کے بعد پھر منظم نہ ہو سکا''.....

والنار خامدة الانفاس من اسف
علیه والنهر ساهی العین من سدم

''آتش مجوس کے شعلے بہ سبب افسوس کے سرد پڑ گئے، اور نہر فرات ندامت وغم اور سراسیمگی کی وجہ سے اپنا منبع بھول گئی''.....

وساء ساوة ان غاضت بحیرتها
ورد واردها بالغیظ حین ظمی

''اہل ساوہ کو اس امر نے غم گین کر دیا کہ بحیرۂ ساوہ پانی خشک ہو گیا اور پیاسے جو اس کے گھاٹ پر آئے، تشنہ و غمگین لوٹائے گئے''.....

والجن تهتف والانوار ساطعة
والحق یظهر من معنی ومن کلم

''اور جن، غیب سے آپ کے ظہور کی آوازیں دے رہے تھے اور انوار چمک رہے تھے اور ظاہر و باطن سے حق و صداقت کا ظہور ہو رہا تھا''.....

عموا وصموا فاعلان البشائر لم

تسمع وبارقة الانذار لم تشم

''حالاں کہ ان کو ان کے کاہنوں نے پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ ان کا ٹیڑھا دین آئندہ قائم نہیں رہے گا''.....

وبعد ما عاینوا فی الافق من شهب

منقضة وفق ما فی الارض من صنم

''اور باوجود اس کے کہ انہوں نے اطراف آسمان میں اس طرح شہاب گرتے دیکھے، جس طرح زمین پر بتوں کا منہ کے بل گرنا دیکھا''.....

صبح سعادت

آخر کار کفر وشرک کی شب دیجور ختم ہوئی اور ایک نورانی صبح نو کا آغاز ہوا:

سر صبح سعادت نے گریباں سے نکالا
ظلمت کو ملا عالم امکاں سے نکالا
اُس ماہ نے جب مہر سے کی جلوہ نمائی
تاریکیوں کو شامِ غریباں سے نکالا
یہ گردن پرنور کا پھیلا ہے اُجالا
یا صبح نے سر ان کے گریباں سے نکالا

(۵۴)

اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت کے انوار وتجلیات کے صدقے ہمارے قلوب کو منور فرمائے اور برکاتِ میلاد کے توسل سے دنیا وآخرت میں سرخرو فرمائے.....

آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحبہ اجمعین۔

حوالہ جات

۱.....مصنف عبدالرزاق (الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف)، بیروت، صفحہ ۶۳ تا ۶۶

۲.....امام اعظم ابوحنیفہ، قصیدۃ النعمان، مجتبائی دہلی، صفحہ ۲۱

۳.....علامہ محمد اقبال، بانگ درا، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، صفحہ ۲۲۰

۴.....سیّد احمد زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، مطبوعہ بیروت، جلد ۱، صفحہ ۳۳/ القرآن، الشعراء، آیت ۲۹

۵.....علامہ یوسف نبہانی، الانوار المحمدیہ، بیروت، صفحہ ۲۱

۶..... زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ، جلد ۱، صفحہ ۳۷

۷.....محمد بن عبدالباقی، زرقانی، مصر، جلد ۱، صفحہ ۱۱۰

۸.....جلال الدین سیوطی، الخصائص الکبریٰ، حیدرآباد دکن، جلد ۱، صفحہ ۴۷

۹.....ابن سعد، طبقات کبریٰ، بیروت، جلد ۱، صفحہ ۹۸/ امام ابن جوزی، الوفا باحوال المصطفیٰ، لاہور، جلد ۱، صفحہ ۸۸

۱۰.....ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، دلائل النبوۃ، حیدرآباد دکن، صفحہ ۴۰

۱۱.....خصائص کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۴۷

۱۲.....وقد انبت اللہ لیلۃ ولد علی شاطی نہر الکوثر سبعین الف شجرۃ من المسک الاذفر جعلت ثمارہا بخور اہل الجنۃ.....
(خصائص کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۴۷)

۱۳.....خصائص کبری، جلد ۱، صفحہ ۴۷

۱۴.....ایضاً

۱۵.....امام احمد بن محمد قسطلانی، المواہب اللدنیہ، مصر، صفحہ ۱۱۶

۱۶.....خصائص کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۴۷

۱۷.....المواہب اللدنیہ، مرکز اہل سنت نور بندر، گجرات ہند، جلد ۱، صفحہ ۱۲۵

۱۸.....حجۃ اللہ علی العلمین، صفحہ ۲۲۶

۱۹.....الانوار المحمدیہ، صفحہ ۲۳

۲۰.....امام ابن جوزی، المیلاد النبوی، لاہور، صفحہ ۴۵

۲۱.....یوسف بن اسماعیل نبہانی، حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ ۲۴۲

۲۲.....المیلاد النبوی، صفحہ ۴۴، ۴۵

۲۳- الانوار المحمدیہ، صفحہ ۲۳

۲۴.....المیلاد النبوی، صفحہ ۴۵، ۴۶

۲۵.....حافظ ابن کثیر، السیرۃ النبویہ، قاہرہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰۷/ امام محمد بن مکرم المعروف بابن منظور، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، دار الفکر دمشق، جلد ۲، صفحہ ۳۶

۲۶.....طبقات ابن سعد، جلد ۱، صفحہ ۱۰۲

۲۷.....ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، دلائل النبوۃ، مدینہ منورہ، جلد ۱، صفحہ ۷۲

۲۸.....دلائل النبوۃ، ابو نعیم، جلد ۱، صفحہ ۴۰/ زرقانی، جلد ۱، صفحہ ۱۱۹

۲۹.....مولانا حسن رضا خان، ذوق نعت، دین محمدی پریس لاہور، صفحہ ۲۹

۳۰.....ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم صحیح مستدرک، جلد ۳، صفحہ ۳۲۷/ مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد ۲، صفحہ ۳۰

۳۱.....اشرف علی تھانوی، نشر الطیب، صفحہ ۹

۳۲.....المائدہ، ۵:۱۵

۳۳.....مصنف عبد الرزاق، جلد ۱، صفحہ ۶۲، ۶۳، حدیث ۱۷

۳۴.....مصنف عبد الرزاق، جلد ۱، صفحہ ۵۶، حدیث ۴

۳۵.....زرقانی، جلد ۱، صفحہ ۱۱۲

۳۶.....علامہ عبد الرحمٰن جامی، شواہد النبوۃ، عمدۃ المطابع دہلی، صفحہ ۳۶

۳۷.....السیرۃ النبویہ، زینی دحلان، جلد ۱، صفحہ ۳۸

۳۸.....ایضاً

۳۹.....مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی، سرور القلوب بذکر المحبوب، لاہور، صفحہ ۱۳

۴۰.....المواہب اللدنیہ وزرقانی، جلد ۱، صفحہ ۱۱۴-۱۱۳/ خصائص الکبریٰ، صفحہ ۴۸

۴۱.....ذوق نعت، صفحہ ۲۹

۴۲.....الانوار المحمدیہ، صفحہ ۲۴

۴۳.....المواہب اللدنیہ وزرقانی، جلد ۱، صفحہ ۱۱۵

۴۴.....الضحیٰ، ۹۳:۴

۴۵.....شواہد النبوۃ، صفحہ ۳۶، ۳۵

۴۶.....شیخ عبد الحق محقق دہلوی، مدارج النبوۃ، نولکشور لکھنؤ، جلد ۲، صفحہ ۱۷

۴۷.....مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی، حدائق بخشش، رضا اکیڈمی بمبئی، جلد ۱، صفحہ ۲۶

۴۸.....خصائص کبریٰ، صفحہ ۴۷

۴۹.....ذوق نعت، صفحہ ۳۰

۵۰.....ملا معین کاشفی، معارج النبوۃ، سکھر، رکن دوم، صفحہ ۴۳

۵۱.....خصائص کبریٰ، صفحہ ۵۱

۵۲.....ذوق نعت، صفحہ ۲۹

۵۳.....قصیدہ بردہ شریف، الفصل الرابع فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۵۴.....ایضاً، صفحہ ۱۶

☆☆☆